89
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم بدھ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے
جلد ۶۴/۲۹ | ۲۳ محرم ۱۳۹۵ھ ۵ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش ۵ فروری ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۹

اخبارِ احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۵۔ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ گردن کی تکلیف میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ مدظلہا نے فرمایا ہے کہ محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی طبیعت آجکل پھر بہت ناساز ہے۔ احبابِ جماعت آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ جلشانہٗ کی قسموں کو انسانی قسموں پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے

غرض اس سے یہ ہے کہ تا صحیفۂ قدرت کے بدیہیات کو شریعت کے اسرارِ دقیقہ کے حل و انکشاف کیلئے بطور شاہد پیش کرے

"یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن شریف میں یہ طرز اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے کہ نظری امور کے اثبات کے لئے بدیہی کو بطور شواہد پیش کرتا ہے اور یہ پیش کرنا قسموں کے رنگ میں ہے۔ اس بات کو بھی ہرگز نہ بھولنا چاہیئے کہ اللہ جلشانہٗ کی قسموں کو انسانی قسموں پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو انسان کو غیر اللہ کی قسم کھانے سے منع کیا تو اس کا سبب یہ ہے کہ انسان جب قسم کھاتا ہے تو اس کا مدعا یہ ہوتا ہے کہ جس چیز کی قسم کھائی ہے اس کو ایک ایسا گواہ رؤیت کا قائم مقام ٹھہراوے کہ جو اپنے ذاتی علم سے اُس کے بیان کی تصدیق یا تکذیب کر سکتا ہے کیونکہ اگر سوچ کر دیکھا جاوے تو قسم کا اصل مفہوم جیسا کہ ہم نے ابھی بیان کیا تھا شہادت ہی ہوتا ہے جب انسان معمولی شاہدوں کے پیش کرنے سے عاجز آجاتا ہے تو پھر قسم کا محتاج ہوتا ہے تا اس سے وہ فائدہ اُٹھاوے جو ایک شاہد رؤیت کی شہادت سے اُٹھانا چاہتا ہے لیکن ایسا تجویز کرنا یا اعتقاد رکھنا کہ بجز خدا تعالیٰ کے کوئی اور بھی حاضر ناظر ہے اور تصدیق یا تکذیب یا سزا دہی یا کسی اور امر پہ قادر ہے صریح شرک و کفر ہے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام کتابوں میں انسان کو یہی ہدایت فرمائی ہے کہ غیر اللہ کی ہرگز قسم نہ کھاوے۔

اب اس بیان سے معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کا قسم کھانا کوئی اور رنگ اور شان رکھتا ہے اور غرض اس سے یہی ہے کہ تا صحیفۂ قدرت کے بدیہیات کو شریعت کے اسرار دقیقہ کے حل و انکشاف کے لئے بطور شاہد پیش کرے، اور چونکہ اس مدعا کو قسم سے ایک مناسبت تھی اور وہ یہ کہ جیسا کہ ایک قسم کھانے والا مثلاً خدا تعالیٰ کی قسم کھاتا ہے تو اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اِس واقعہ پر گواہ ہے۔ اسی طرح اور ٹھیک اسی رنگ میں اللہ تعالیٰ کے بعض ظاہر در ظاہر افعال، نہاں در نہاں اسرار اور افعال پر بطور گواہ ہیں اِس لئے اس نے قسم کے رنگ میں اپنے افعالِ بدیہیہ کو اپنے افعالِ نظریہ کے ثبوت میں جا بجا قرآن شریف میں پیش کیا۔ اور یہ کہنا سراسر نادانی اور جہالت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غیر اللہ کی قسم کھائی کیونکہ اللہ تعالیٰ درحقیقت اپنے افعال کی قسم کھاتا ہے نہ کسی غیر کی۔ اور اس کے افعال اس کے غیر نہیں ہیں۔ مثلاً اس کا آسمان یا ستارہ کی قسم کھانا اس قصد سے نہیں ہے کہ وہ کسی غیر کی قسم ہے بلکہ اس کی منشاء یہ ہے کہ جو کچھ اس کے ہاتھوں کی صنعت اور حکمت آسمان اور ستاروں میں موجود ہے اس کی شہادت بعض اپنے افعالِ مخفیہ کے سمجھانے کے لئے پیش کرے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ۲۲۱، صـ۲۲۲)

بُنیان مرصوص

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک بُنیادی امر۔ اُلفت و اخوت اوّل، باہمی مسابقت بعد میں۔ کے بیش بہا نکتہ کی تصریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اسلام نے بنیادی چیز ہمیں یہ بتائی ہے کہ کامیابی کے لئے اتحادِ ملی اور الفت و اخوت سب سے اہم چیز ہے اور مسابقت اس دائرہ کے اندر ہوتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ صف میں فرمایا کہ مومن جن سے اللہ پیار کرتا اور جنہیں اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے وہ ہیں جو اسلام کے مخالفین کے مقابلہ میں اور اُن کے منصوبوں کو ناکام بنانے کے لئے بنیان مرصوص کی حیثیت رکھتے ہیں یعنی ایک ایسی پختہ دیوار جس کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کے لئے سیسہ پگھلا کر اس کے اُوپر ڈال دیا جاتا ہے۔ کوئی درز، کوئی رخنہ اس دیوار میں باقی نہیں رہتا اور اس مضبوطی کے لئے انسانی کوششیں کافی نہیں اور تدبیر کا تو حکم ہے لیکن انسانی کوشش، محض انسانی کوشش اس کے لئے کافی نہیں ہوتی اس لئے اللہ تعالیٰ نے سورہ انفال میں فرمایا۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۭ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (آیت ۶۳، ۶۴)

کہ وہی اللہ ہے جس نے اے محمدؐ تجھ کو اپنی مدد اور مومنوں کے ذریعہ سے مضبوط کیا اور مضبوط اِس طرح کیا کہ مومنوں کے دلوں کو الفت کے بندھنوں میں باندھ دیا اور اگر ساری دنیا کے اموال اِس مقصد کے حصول کے لئے خرچ کر دیئے جاتے تب بھی یہ مقصد انتہائی دُنیوی کوششوں کے باوجود حاصل نہیں ہو سکتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تیری نصرت اور مدد کا یہ سامان کیا کہ مومنوں کے دلوں کو آپس میں الفت کے ساتھ باندھ دیا۔"

(الفضل ۷؍اگست ۱۹۷۳ء صـ۴)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ ر تبلیغ ۱۳۵۴ ہش

خالص توبہ اور اس کے عظیم الشان ثمرات

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت التّواب بھی ہے یعنی وہ بار بار توبہ قبول کرتا ہے جیسا کہ فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝ (التوبہ آیت ۱۱۸) یعنی اللہ یقیناً بار بار توبہ قبول کرنے والا ہے اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پھر وہ توبہ قبول ہی نہیں کرتا بلکہ وہ توبہ قبول کرنے والوں سے محبت بھی کرتا ہے جیسا کہ فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ۝ (البقرہ آیت ۲۲۳) یعنی اللہ ان سے جو اُس کی طرف بار بار رجوع کرتے ہیں یقیناً محبت کرتا ہے اور ظاہری و باطنی صفائی رکھنے والوں سے بھی یقیناً محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے کتنی اور کس درجہ محبت کرتا ہے؟ اس کا پتہ ایک حدیث سے چلتا ہے۔ چنانچہ خادم رسولؐ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَللّٰہُ اَفْرَحُ بِتَوْبَۃِ عَبْدِہٖ مِنْ اَحَدِکُمْ سَقَطَ عَلٰی بَعِیْرِہٖ وَقَدْ اَضَلَّہٗ فِی الْاَرْضِ فَلَاۃٍ (بخاری کتاب الدعوات باب التوبہ)

اپنے بندہ کی توبہ پر اللہ اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنی خوشی اُس آدمی کو بھی نہیں ہوتی ہوگی جسے جنگل بیابان میں کھانے پینے کی چیزوں سے لدا ہوا اس کا گمشدہ اُونٹ اچانک مل جائے۔

جس طرح ایسے آدمی کی خوشی کا اندازہ لگانا مشکل ہے جو جنگل بیابان میں ہو اور اُس کا کھانے پینے کی اشیاء سے لدا ہوا اُونٹ گُم ہو جانے کے بعد اُسے اچانک مل جائے اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کا ایک نافرمان بندہ اُس کی طرف جُھکتا اور اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس سے جو خوشی ہوتی ہے اس کا اندازہ ہی نہیں کیا جاسکتا۔ سو گویا اپنے بندہ کی توبہ سے اللہ تعالیٰ کو بے انداز خوشی ہوتی ہے اور وہ اس سے بے انداز محبّت کرتا اور اسے اپنے فضلوں سے نوازتا ہے۔

یہ تو صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ بار بار توبہ قبول کرتا ہے اور بار بار توبہ کرنے والوں سے محبّت کرتا ہے لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اُس کے بندے ایک دفعہ توبہ کرنے کے بعد جان بُوجھ کر پھر گناہ کا ارتکاب نہ کریں بلکہ نادانستہ طور پر سرزد ہونے والی لغزشوں سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے اُس کے حضور استغفار اور توبہ میں ہمیشہ ہی مصروف رہیں اور اس طرح استغفار اور توبہ ان کا دائمی شعار بن جائے۔ ورنہ جو لوگ توبہ کرنے کے بعد اسے توڑ دیتے ہیں اور پھر جان بوجھ کر گناہوں کے ارتکاب میں دلیری دکھاتے ہیں اللہ تعالیٰ بھی اُن کی وقتی توبہ کو محض عارضی طور پر قبول کرکے وقتی طور پر ہی انہیں گناہوں کی پاداش سے نجات دیتا ہے اور جب وہ بار بار توبہ کرنے اور بار بار گناہوں کی طرف لوٹ جانے کو اپنا شعار بنا لیتے ہیں تو پھر آخر وہ وقت آجاتا ہے کہ ان کی توبہ ردّ کر دی جاتی ہے اور خدا تعالیٰ انہیں موردِ عذاب بنا کر ایسی سزا دیتا ہے جو دُوسروں کے لئے عبرت کا موجب ہو۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح فرمایا ہے کہ کافروں اور مشرکوں کا یہ وطیرہ ہوتا ہے کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ اپنے معبودانِ باطلہ کو بھول کر خدا کو پکارنا اور اس کے حضور توبہ کرنا شروع کر دیتے ہیں لیکن جب خدا تعالیٰ ان کی توبہ کو قبول کرکے اس مصیبت کو ٹال دیتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کو بھول کر معبودانِ باطلہ یا اپنی نفسانی خواہشوں کی پرستش شروع کر دیتے ہیں۔ بار بار مصائب آتے ہیں اور وہ بار بار توبہ کرنے کے بعد ہر بار اس سے پھر جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی وقتی توبہ کو ایک وقت اور ایک حد تک ہی قبول کرتا ہے۔ جب وہ حد آجاتی ہے اور وہ وقت پورا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اُن پر یکدم ایسا عذاب نازل کرتا ہے کہ پھر انہیں توبہ کرنے کی مہلت ہی نہیں ملتی۔ اور اگر توبہ کی مہلت ملتی بھی ہے تو وہ توبہ ردّ کر دی جاتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کافروں اور مشرکوں کے اس وطیرے اور اس کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَاِذَا رَکِبُوْا فِی الْفُلْکِ دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰھُمْ اِلَی الْبَرِّ اِذَا ھُمْ یُشْرِکُوْنَ ۝ لِیَکْفُرُوْا بِمَآ اٰتَیْنٰھُمْ ۚ وَلِیَتَمَتَّعُوْا ۚ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ۝ (العنکبوت آیات ۶۶، ۶۷)

ترجمہ:۔ اور جب وہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو اپنی عقیدت کو خالصۃً اللہ کے لئے کرکے اُس سے دُعا مانگتے ہیں۔ مگر جب وہ اُن کو خشکی کی طرف نجات دے کر پہنچا دیتا ہے تو اچانک پھر شرک کرنے لگ جاتے ہیں تاکہ ہم نے جو کچھ انہیں دیا ہے اس کا انکار کردیں (اور اس انعام کو خدا کے سوا دوسرے شریکوں کی طرف منسوب کردیں۔) اور اس (عارضی توبہ) کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ (اللہ ان کو چھوڑ دیتا ہے اور) وہ ایک عرصہ تک دنیوی سامانوں سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ پس (ایک دن یہ بخشش ختم ہو جائیگی اور) وہ (اپنی حقیقی جزاء کو) دیکھ لیں گے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہی بتایا ہے کہ کافروں اور مشرکوں کا عام وطیرہ یہ ہے کہ جب تک وہ دنیوی طور پر ترقی کرتے رہتے ہیں تو وہ اس ترقی کو اپنی عقل اپنی دانش، اپنی طاقت اور اپنی ہنرمندی کا ثمرہ قرار دے کر خوب خوش ہوتے اور بغلیں بجاتے ہیں۔ اُس وقت اور اُس حالت میں خدا ان کو بھولے سے بھی یاد نہیں آتا۔ لیکن جب خدا تعالیٰ تکلیف یا مصیبت کی شکل میں کوئی ہلکا عذاب نازل کرتا ہے تو پھر وہ توبہ کرنے لگتے ہیں اور جب خدا تعالیٰ ان کی وقتی توبہ کو قبول کرتے ہوئے اُس عذاب کو دُور کر دیتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کو بھول کر اپنی طاقت، اپنی سمجھ بُوجھ اور اپنے اثر و رسوخ پر اکڑنے لگتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں ڈھیل پر ڈھیل دیتا چلا جاتا ہے۔ آخر ایک وقت آجاتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان پر یکدم عذاب نازل کرکے انہیں اتنی مہلت ہی نہیں دیتا کہ وہ پھر وقتی اور مصنوعی طور پر توبہ توبہ پکار سکیں۔ اس طرح انہیں اپنے کئے کی سزا مل کر رہتی ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ کافروں اور مشرکوں کی طرح نہ بنیں بلکہ حقیقی، خالص اور دائمی توبہ کو اپنا شعار بنائیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ نہ صرف کافروں اور مشرکوں والے انجام سے محفوظ رہیں گے بلکہ اللہ تعالیٰ ان پر اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی بڑے بڑے فضل نازل کریگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو حقیقی اور خالص توبہ کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّکَفِّرَ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَیُدْخِلَکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ۙ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ ۚ نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ (التحریم آیت ۹)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اللہ کی طرف خالص طور پر رجوع کرو۔ کوئی تعجب نہیں کہ تمہارا ربّ تمہاری بدیوں کو مٹا دے اور تم کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اُس روز جس دن اللہ اپنے نبی کو رُسوا نہیں کریگا اور نہ ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں، ان کا نور ان کے آگے آگے بھاگا جائے گا اور دائیں پہلو کے ساتھ ساتھ بھی۔ وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارا نور ہمارے فائدے کے لئے پُورا کر دے اور ہمیں معاف فرما۔ تُو ہر چیز پر قادر ہے۔

الغرض جہاں وقتی اور عارضی توبہ وقتی اور عارضی فائدہ پر ہی منتج ہوتی ہے اور پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہ سراسر بے اثر ہو کر رہ جاتی ہے اور انسان کو اسی دنیا میں اپنے کئے کی سزا مل کر رہتی ہے وہاں حقیقی، خالص اور دائمی توبہ اس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی عظیم الشان ثمرات پر منتج ہوتی ہے۔ دائمی توبہ کو اپنا شعار بنانے والوں کے لئے اسی دنیا میں ہی جنت مقدر کر دی جاتی ہے اور وہ اپنی پیشانیوں کے نُور سے پہچانے اور شناخت کئے جاتے ہیں۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ مسلمانانِ عالم کی ایک خادم جماعت

محترم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے - صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

(۳)

باطل کی طاقتیں وقتاً فوقتاً اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ناپاک عزائم کو لیکر سر اٹھاتی رہی ہیں۔ اس قسم کی ایک بہت منظم کوشش ۱۹۲۳ میں برصغیر ہند میں کی گئی جس کو عام طور پر تحریک شدھی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس تحریک کا مقصد یوپی بلکہ سارے ہندوستان کے مسلمانوں کو ہندو دھرم میں داخل کرنا تھا۔ جونہی یہ تحریک ایک خطرناک فتنہ کے رنگ میں ابھری حضرت امام جماعت احمدیہ کی قیادت میں ساری جماعت اس کے خلاف سینہ سپر ہو گئی ڈیڑھ سو مجاہدین کے مطالبہ کے بالمقابل ڈیڑھ ہزار سرفروش احمدیوں نے اپنی خدمات امام وقت کے قدموں میں ڈال دیں۔ خدمت مسلمانانِ عالم کے جذبہ سے سرشار ان احمدی مجاہدین نے اپنے آپ کو دن رات خدمت کے لئے وقف کر دیا اور کارزار شدھی میں کارہائے نمایاں سرانجام دئے۔ حالات کا رخ بدل کر رکھ دیا اور ہندو سازش کلیتہً ناکام بنادی جس کے ثبوت کے لئے یہ امر کافی شہادت ہے کہ اس تحریک کے بانی سوامی شردھانند نے اس تحریک سے دست برداری کا اعلان کر دیا۔

تحریک شدھی کی مدافعت میں احمدی مجاہدین نے جس سرفروشی، جانثاری، اخلاص اور ہمدردی اسلام کا نمونہ دکھایا اس پر مسلم اخبارات نے زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

اخبار زمیندار لاہور نے (۸ اپریل ۱۹۲۳ء کی اشاعت میں) لکھا:۔

"احمدی بھائیوں نے جس خلوص، جس ایثار، جس جوش اور جس ہمدردی سے اس کام میں حصہ لیا ہے وہ اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اس پر فخر کرے"

مولوی ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر زمیندار نے اعتراف کیا:۔

"مسلمانانِ جماعت احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں جو ایثار اور کمربستگی، نیک نیتی اور توکل علی اللہ ان کی جانب سے ظہور میں آیا ہے وہ اگر ہندوستان کے موجودہ زمانہ میں بے مثال نہیں تو بے انداز عزت اور قدردانی کے قابل ضرور ہے۔"

(زمیندار ۲۴ جون ۱۹۲۳ء)

اخبار "اردو" ناگپور نے ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا:۔

"پچھلے دنوں جب یکایک شدھی کا طوفان عظیم امڈ آیا تھا اور جس نے ایک دو آدمیوں کو نہیں گاؤں کے گاؤں مسلمانوں کو متاثر بنا کر مرتد کر لیا تھا یہی ایک جماعت تھی جس نے سب سے پہلے سینہ سپر ہو کر اس کا مقابلہ کیا اور وہ کچھ خدمات سرانجام دیں اور وہ کامیابی حاصل کی کہ دشمنان اسلام انگشت بدنداں رہ گئے اور ان کے بڑھتے ہوئے حوصلے پست پڑ گئے یہ مبالغہ نہیں بلکہ واقعہ ہے جس ایثار و انہماک سے یہ مختصر سی جماعت اسلام کی خدمت سرانجام دے رہی ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے اور بلاشبہ اس کے یہ تمام کارنامے تاریخی صفحات پر آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔"

(اخبار اردو ناگپور ۵ جولائی سنہ ۱۹۲۸ء)

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف تحریکات کے مقابل پر جماعت احمدیہ نے ماضی میں جو مؤثر کردار ادا کیا ہے اس کی ایک مثال ۱۹۲۸ء میں ہندوستان کے طول و عرض میں ہزارہا جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام ہے۔ ہندوؤں کی طرف سے کتاب "رنگیلا رسول" اور رسالہ "ورتمان" میں بانی اسلام حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو گستاخی کی گئی تھی ان کتابوں کی اشاعت سے ملک میں فرقہ وارانہ کشیدگی انتہا کو پہنچ گئی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ المصلح الموعودؓ نے اس موقع پر ان ناپاک کوششوں کے مثبت دفاع کے طور پر سید المعصومین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس اور حرمت کی حفاظت اور بلند شان کے اظہار کے لئے سیرت النبی کے جلسوں کی داغ بیل ڈالی۔ اور اس مہم کو جو اسلامی دفاع کا ایک شاندار نمونہ تھی اس کامیابی سے سر کیا کہ ایک طرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں کو عشق رسولؐ کے عظیم الشان جذبہ سے سرشار کر کے ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کر دیا تو دوسری طرف سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عالمگیر احسانات کے تذکروں سے ملک کا گوشہ گوشہ گونج اٹھا پہلے سال قریباً ڈیڑھ ہزار مقررین نے جن میں مسلم علماء کے علاوہ، ہندو، سکھ اور عیسائی فاضل بھی شامل تھے ملک کے طول و عرض میں ہزارہا جلسوں سے خطاب کیا۔ یہ سب جلسے ۱۷ جون کی شام کو منعقد ہوتے۔ بیک وقت منعقد ہونے والے ان جلسوں نے یہ سماں باندھ دیا کہ قریہ قریہ اور بستی بستی آقائے نامدار محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے بابرکت ذکر سے معطر ہو گئی۔ مقررین اور شعراء نے سرکار دو عالم کے حضور گلہائے عقیدت پیش کر کے اپنے نامۂ اعمال کو سجایا۔ یہ ایک ایسا روح پرور نظارہ تھا جو اس سے پہلے کبھی دیکھنے میں نہ آیا تھا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ان جلسوں کو اس رنگ میں دوام عطا فرمایا کہ ہر سال ان کا انعقاد باقاعدگی سے ہونے لگا اور یہ مبارک سلسلہ ہمیشہ ہمیش کے لئے جاری ہو گیا۔

جماعت احمدیہ کی عالمگیر خدمات اسلامیہ کا ایک دلکش پہلو یہ ہے کہ جب بھی دنیا کے کسی خطہ میں مسلمانوں نے اپنے جائز حقوقِ آزادی کا مطالبہ کیا تو اخوت اسلامی کے جذبہ سے جماعت احمدیہ نے اس کی بھرپور تائید کی۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلی مثال تحریک آزادی کشمیر سے تعلق رکھتی ہے۔ کشمیر کے مظلوم و مقہور مسلمانوں کے دل میں آزادی کی امنگ پیدا کرنا جماعت احمدیہ کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ جماعت احمدیہ کے اولوالعزم امام اور دل کے دستگیر حضرت المصلح الموعودؓ نے اس مردہ اور سوئی ہوئی قوم کو اپنی دعاؤں اور دن رات کی مسلسل کوششوں سے خواب غفلت سے بیدار کر دیا۔ قدم قدم پر ان کی تائید و نصرت اور راہنمائی کی۔ اور اس بلند مقصد کے حصول کی راہ میں ہر مشکل گھڑی میں ان کی دستگیری کی۔ مال کی ضرورت پڑی تو مال دیا گیا۔ قانونی اور اخلاقی مدد کی ضرورت پڑی تو وہ مہیا کی گئی جس طرح ایک شفیق باپ اپنے بچوں کی ہر ممکن امداد کرتا ہے اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر محبت اور ہمدردی کے جذبہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مسلمانانِ کشمیر کی خدمت کی۔ کشمیر کمیٹی کے صدر کے طور پر آپ کی گرانقدر خدمات کبھی فراموش نہیں کی جا سکتیں۔ ان سنہری خدمات کی تفصیل کو چھوڑتے ہوئے یہ ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جماعت کے نوجوانوں نے اہلِ کشمیر کی آزادی کے لئے اپنے مقدس خون کا نذرانہ بھی پیش کیا جون ۱۹۴۸ء میں حکومت پاکستان کی خواہش پر فرقان بٹالین کا قیام عمل میں آیا۔ یہ دو سال تک قائم رہی۔ اس دو سال کے عرصہ میں تین ہزار سے زائد احمدی رضاکاروں نے میدانِ جہاد میں جس خوبی اور عمدگی سے آزادی کشمیر کے لئے کام کیا وہ رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔ ۹ احمدی مجاہدین نے سرزمین کشمیر میں جام شہادت نوش کیا اور سینکڑوں احمدی رضاکاروں نے اپنے مقدس خون سے مسلمانوں کی خاطر اپنی بے لوث خدمات کی داستانیں رقم کر دیں۔ جب بٹالین نے اپنا کام مکمل کر لیا تو پاکستانی افواج کے کمانڈر نے اپنے پیغام میں رضاکاروں کی خدمات کا اعتراف ان الفاظ میں کیا:۔

"آپ کی بٹالین خالص رضاکار بٹالین تھی جس میں زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے لوگ تھے .... وہ سب کے سب خدمت پاکستان کے جذبہ سے سرشار تھے۔ آپ نے اس قربانی کے بدلے میں جس کے لئے آپ میں سے ہر ایک نے اپنے آپ کو بخوشی پیش کیا۔ کسی قسم کا معاوضہ اور شہرت و نمود کی توقع نہ کی ...."

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹۲۵ء میں جب شام کے مسلمانوں نے فرانسیسی تسلط سے رہائی کے لئے آزادی کا علم بلند کیا تو جماعت نے جس کی محبت شفقت، ہمدردی اور خدمت سے دنیا کا کوئی خطہ بھی محروم نہیں ـــ اہلِ شام کی پُرزور تائید کی۔

۱۹۱۹ء میں جب اتحادی فوجوں نے ترکی کی شان و شوکت کو خاک میں ملا دیا اور اس کا مستقبل معرضِ خطر میں پڑ گیا۔ تو اس موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ نے "ترکی کا مستقبل اور مسلمانوں کا فرض" کے عنوان سے ایک مفصل مضمون لکھ کر صحیح طریقِ عمل کی طرف راہنمائی فرمائی۔ اس مضمون میں آپ نے تحریر فرمایا:۔

"جماعت احمدیہ ترکوں کی سلطنت سے ہر طرح ہمدردی رکھتی ہے کیونکہ باوجود اختلافِ عقیدہ دیکھنے کے ان کی ترقی سے اسلام کے نام کی عظمت ہے
(الفضل ۱۰ر ستمبر ۱۹۱۹ء)

جب انڈونیشیا کی آزادی کا سوال پیدا ہوا تو اس وقت بھی جماعت احمدیہ وہاں کے مسلمانوں کی ہمنوا تھی کہ اسلام کی حقیقی خادم جماعت دنیا کے مظلوم مسلمانوں کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑ سکتی ۱۵ر اگست ۱۹۴۵ء کو وہاں کے مسلمانوں نے ڈاکٹر عبدالرحیم سکارنو کی قیادت میں آزادی کا اعلان کیا۔ امام جماعت احمدیہ نے نہ صرف خود اس اعلان کی تائید کی اور عملی امداد کی بلکہ ساری دنیا کے مسلمانوں کو اس کی تائید کے لئے بلایا۔ بالآخر دو سال کی جدوجہد کے بعد انڈونیشیا کے مسلمان آزادی کی دولت سے ہمکنار ہو گئے۔

فلسطین کے معاملہ میں بھی جماعت احمدیہ نے روشن خدمات سرانجام دی ہیں فلسطین کا مسئلہ پورے عالمِ اسلام کا مسئلہ ہے اور جماعت احمدیہ نے مسلمانانِ عالم کی سچی ہمدردی اور غمخواری سے ہر مرحلہ پر مسلمانوں کی تائید کی۔ جنرل اسمبلی میں یہ معاملہ پیش ہوا تو ممتاز خادمِ اسلام چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسلمانوں کے خیالات کی ایسے احسن رنگ میں ترجمانی کی کہ سارا عالمِ اسلام آپ کی مخلصانہ خدمات کا معترف بن گیا۔

جماعت احمدیہ مسلمانوں کی جو خدمات سرانجام دے رہی ہے ان کا دائرہ ساری دنیا کے مسلمانوں کو اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہے دنیا کے کسی خطے میں بسنے والا مسلمان ایسا نہیں جس کے لئے جماعت احمدیہ سرگرمِ عمل نہ ہو۔ ان عالمگیر مساعی کا ایک پہلو یہ ہے کہ جب بھی مخالفینِ اسلام کی طرف سے کوئی ایسی کوشش یا حرکت کی گئی جس کا مقصد اسلام، بانیٔ اسلام، مسلمانوں کے مقاماتِ مقدسہ یا شعائرِ اسلامیہ کا استخفاف تھا تو جماعت احمدیہ نے ہمیشہ اور ہر موقع پر ایسی کوششوں کے خلاف نہایت مؤثر آواز اٹھائی۔

جماعت احمدیہ جو حقیقی اسلام کی علمبردار ہے اسلام اور مقدس بانیٔ اسلام کی شان میں کوئی گستاخی برداشت نہیں کر سکتی اور یہی ایک سچے مومن کی شان ہے پس جب بھی دنیا کے کسی کونے میں ایسی کوئی حرکت ہوئی تو جماعت احمدیہ فی الفور سارے عالمِ اسلام کی زبان بن گئی اور ایسے مؤثر رنگ میں عالمگیر احتجاج کیا گیا کہ ہر موقع پر گستاخی کرنے والوں کو اپنی حرکت پر معذرت کرنی پڑی ان مثالوں کا شمار کیا جائے تو تعداد سینکڑوں تک جا پہنچتی ہے۔

۱۹۷۰ء میں جماعت احمدیہ کے امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغربی افریقہ کے پانچ ممالک کا دورہ فرمایا اس دورہ کے نتیجہ میں ان ممالک میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تعلیم اور طب کے میدان میں عظیم خدمات کے ایک انقلابی دور کا آغاز ہوا بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ارضِ بلال کی قسمت جاگ اٹھی جماعت احمدیہ نے چار سال کی قلیل مدت میں بے شمار تعلیمی ادارے اور طبی مراکز قائم کرنے کے ذریعہ ان ممالک کی رفاہی حالت کا نقشہ بدل کر رکھ دیا ہے۔ یہ ساری خدمات باشندگانِ مغربی افریقہ کی خاطر سرانجام دی جا رہی ہیں جن میں مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد شامل ہے ان اداروں کے قیام کا مقصد مالی منفعت نہیں بلکہ خدمت اور بے لوث خدمت ہے امام عالی مقام نے شروع سے یہ اعلان کر رکھا ہے کہ یہاں جو کچھ مالی فائدہ ہوگا وہ انہی علاقوں کی بھلائی میں خرچ ہوگا۔ ہم اخوتِ اسلامی کے پُرخلوص جذبہ سے میدانِ خدمت میں آئے ہیں اور آخر دم تک اسی کے مطابق خدمت کرتے چلے جائیں گے

حضرات! جماعت احمدیہ اسلام اور مسلمانانِ عالم کی حقیقی خادم اور سچی ہمدرد جماعت ہے اس کی عالمگیر بے لوث خدمات کا احاطہ کرنا کچھ آسان کام نہیں کیونکہ خدمت کا کوئی ایسا موقع نہیں جس میں جماعت نے اپنی غمخواری اور ہمدردیٔ اسلام کا ثبوت نہ دیا ہو۔ مسلمانوں سے محبت کرنا، ان کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنا اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینا ایک احمدی کی فطرت کا حصہ بن چکا ہے۔ وہ خدمت کے ہر میدان میں دیوانہ وار آگے بڑھتا ہے اور وہ سب کچھ کر گزرتا ہے جو اس کے بس میں ہوتا ہے دنیا کے کسی خطہ میں مسلمانوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جائے اور کسی ناگہانی آفت یا حادثہ سے دوچار ہو جائیں یا کسی اور پہلو سے دستگیری کی احتیاج محسوس کرتے ہوں تو جماعت بحیثیتِ جماعت اور جماعت کا ہر فرد اپنے مسلمان بھائیوں کا معین و مددگار بن جاتا ہے۔ تاریخِ احمدیت کے صفحات ایسی مثالوں سے بھرے پڑے ہیں۔ جو اس حقیقت اور صداقت کو پایۂ ثبوت تک پہنچانے کے لئے بہت کافی ہیں کہ جماعت احمدیہ مسلمانانِ عالم کی حقیقی خادم جماعت ہے اور دنیا میں بے لوث خدمات کی نظیر ملنا محال ہے۔

حضرات! یہ عظیم الشان اور بے لوث خدمات کا ایک مختصر جائزہ ہے جو جماعت احمدیہ اپنی تاسیس کے روزِ اول سے لیکر آج تک مسلمانانِ عالم کی خاطر سرانجام دیتی رہی ہے۔ ان خدمات کی وسعت، عظمت اور ہمہ گیری کا تذکرہ کرتے ہوئے ہمارے دل خدائے رب العزت کی حمد اور تعریف سے لبریز ہیں۔ ہمارے وجود کا ذرہ ذرہ اس کے حضور شکر و امتنان کے جذبات سے سجود ریز ہے کہ جو کچھ ہم سے ہو سکا، جن خدمات کی جماعت کو توفیق ملی یہ سب خدائے ذوالمنن کا کرم اور احسان ہے۔ اسی نے ہمارے دلوں کو مسلمانوں کی محبت سے سرشار کیا اور اسی کے لطف و کرم سے جماعت کو ان خدمات کی توفیق ملی۔ لیکن یاد رہے کہ ساری دنیا کے مسلمانوں کی بے لوث خدمت کرتے چلے جانا اور اس خدمت کو اپنی انتہا تک پہنچا دینا ہمارا نصب العین ہے یہی وہ مقصد ہے جس کی طرف ہمیں بلایا گیا ہے۔ پس اے مسیح محمدی کے جانثارو! اپنے دلوں کو جذبۂ خدمت سے معمور کر لو کہ اس زمانہ میں ساری دنیا کی خدمت کرنے کا اعزاز تمہیں بخشا گیا۔ اس نصب العین کو دلوں میں راسخ کر لو جو امام عالی مقام نے تم کو عطا کیا۔ اپنے سینوں میں ہمت اور عزم کی شمعیں فروزاں کرو اور خدمت کی شاہراہوں پر چلتے ہوئے ساری دنیا کو نورِ محمدی سے منور کر دو۔

وآخر دعوانا ان الحمد
للّٰہ رب العلمین

خدمت کی توفیق پانے کیلئے ہمیشہ دعا کرتے رہو

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"خدمت کی توفیق ملنے کے لئے ہمیشہ دعائیں کرتے رہو اور جب کسی شکل میں بھی ملک پر کوئی مصیبت آئے سب سے آگے اپنی جان کو خطرہ میں پیش کرو۔ تاکہ دنیا محسوس کرے کہ تم دنیا کے لئے ایک ستون ہو اور تمہارے ذریعہ سے ملک کی چھت قائم ہے اگر تم اپنے اندر تغیر پیدا کر لو گے تو اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوگا تمہارے اہل ملک بھی خوش ہوں گے اور ملک بھی ترقی کرے گا اور لوگوں کے دلوں سے تمہاری دشمنیاں نکل جائیں گی اور تمہاری محبتیں لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو جائیں گی۔ پس خدمت کرو اور کرتے چلے جاؤ۔ تمہارا نام خدام الاحمدیہ ہے۔ خدام الاحمدیہ کے یہ معنی نہیں ہیں کہ تم احمدیت کے خادم ہو۔ خدام الاحمدیہ کے معنے ہیں تم احمدی خادم ہو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سید القوم خادمھم قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے اگر تم واقع میں سچے احمدی ہو گے اور سچے خادم بھی ہو گے تو تھوڑے دنوں میں ہی خدام کو سید بنا دے گا۔ ہر شخص تمہارا ادب اور احترام کرے گا اور لوگ سمجھیں گے کہ ملک کی نجات ان کے ساتھ وابستہ ہے دیکھو یہ کس طرح اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈال کر ملک کی خدمت کرتے رہتے ہیں سو تم اس مقام کو ہمیشہ یاد رکھو اور ہمیشہ یہ کوشش کرتے رہو کہ تمہارے ذریعہ سے دنیا کا ہر غریب اور امیر فائدہ اٹھائے نہ امیر سمجھے کہ تم اس کے دشمن ہو نہ غریب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم سے پیار کا نتیجہ کیا ہوگا؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"قرآن کریم کی قدر کریں اور اس کی عظمت کو اپنے دلوں اور ماحول میں قائم کریں۔ اس کی بلندیوں تک پہنچنے کا اپنے آپ کو اہل بنائیں۔ اگر آپ ایسا کریں تو آپ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح ستاروں سے بھی بلند تر ہوتے چلے جائیں گے۔ آپ خدا تعالیٰ کی خوشنودی کو حاصل کرنے والے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ کے قرب کے دروازے آپ کے لئے کھولے جائیں گے۔ اُس کی رضاء کی جنت آپ کو حاصل ہو گی۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم سے پیار کے نتیجہ میں آپ سے پیار کرنے لگ جائے گا۔"

(خطبہ جمعہ مندرجہ الفضل ۱۹ر فروری ۱۹۶۶ء)

خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

"اصل چیز ذکرِ الٰہی، خدا تعالیٰ کی محبت اور مساجد کے ساتھ تعلق ہے۔ خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ وہ نوجوانوں میں یہ باتیں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ ان پر ذکرِ الٰہی کی اہمیت واضح کریں اور انہیں مساجد میں زیادہ وقت صرف کرنے کی عادت ڈالیں۔"

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانات دارالقضاء

مکرم امین الرشید صاحب ہاشمی کریم نگر سرگودھا روڈ لائل پور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم قاضی رشید احمد صاحب ارشد وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے نام قطعہ ۳۲/۲۳ واقع محلہ دار الرحمت رقبہ ایک کنال الاٹ ہے۔ اسی طرح پلاٹ واقع چک ۲۴۴ ضلع لائل پور رقبہ ۱۰ مرلہ ۳ سرساہی مکان P۳۵۱ کریم نگر لائلپور رقبہ پانچ مرلے اور خالی پلاٹ واقع کریم نگر لائل پور رقبہ پانچ مرلے الاٹ ہے۔

میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان بھی ہیں:-
(۱) امۃ العزیز صاحبہ ارشد بیوہ۔ (۲) ہارون الرشید صاحب۔
(۳) معین الرشید صاحب پسران (۴) رشیدہ زرینہ صاحبہ۔
(۵) راشدہ طارق صاحبہ دختران۔

معین الرشید صاحب اپنا حصہ والد صاحب مرحوم کی زندگی میں لے چکے ہیں۔
استدعا ہے کہ مرحوم کی مذکورہ بالا جائیداد معین الرشید صاحب کے علاوہ باقی تمام وارثان کے نام بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

(۲)

مکرم عبدالوحید مرزا صاحب معرفت مجیب الدین صاحب امجد منیجر مسلم کمرشل بینک احمد نگر ضلع جھنگ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مرزا مہتاب بیگ صاحب وفات پا چکے ہیں۔ پلاٹ ۲۴/۲ واقع محلہ دار النصر رقبہ ایک کنال والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ والد صاحب مرحوم پلاٹ مذکور میری والدہ محترمہ امۃ القدیر بیگم صاحبہ کو بعوض حق مہر دینا چاہتے تھے جس کی تحریر انہوں نے والدہ صاحبہ کو لکھ دی تھی۔ مگر وہ تحریر اب مل نہیں رہی۔ لہٰذا والد صاحب مرحوم کی خواہش اور وصیت کے مطابق پلاٹ مذکور والدہ صاحبہ کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔ دیگر وارثان کو اِس منتقلی پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اِس پر کوئی اعتراض ہو تو دو ماہ تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلاناتِ نکاح

(۱)

میرے چھوٹے بھائی عزیز ملک وحید احمد خان بن ملک حبیب اللہ خان صاحب آف لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ السبوح ناصرہ بنت مکرم ملک محمد الدین صاحب امین آبادی سے بعوض حق مہر پندرہ ہزار (۱۵۰۰۰/-) روپیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ ۳۱/۱/۷۵ کو بر مکان خود پڑھا۔ احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

(ملک ظہیر الدین جاوید۔ گلی نمبر ۳ کیٹل پارک سٹریٹ اُردو بازار لاہور)

(۲)

محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ازراہِ شفقت میری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ شاہدہ ملک بنت محترم ملک مظفر احمد صاحب آف گنج مغل پورہ لاہور کے نکاح کا اعلان برادرم عزیزم شیخ انعام اللہ صاحب قریشی ابن محترم شیخ فتح اللہ صاحب قریشی سکنہ حافظ آباد حال مقیم سمن آباد، لاہور کے ساتھ مبلغ پانچہزار روپیہ حق مہر پر ۳۱ر جنوری ۱۹۷۴ء کو جمعہ کے روز اپنی رہائش گاہ واقع لاہور چھاؤنی میں فرمایا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دُنیاوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور ثمراتِ حسنہ کا حامل بنائے۔ آمین ثم آمین۔

(ملک منور احمد جاوید۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور مکان ۲۴/۲۴ گنج مغلپورہ لاہور)

دُعائے مغفرت

۲ر فروری بروز اتوار بوقت پونے گیارہ بجے میری والدہ محترمہ نور بیگم صاحبہ اہلیہ سید قاضی حبیب اللہ شاہ صاحب مرحوم صحابی جو موصیہ تھیں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سوموار کو صبح دس بجے محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے صدر انجمن احمدیہ کے لان میں نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے دعا کرائی۔
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔ درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل دیتے ہوئے ان کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق دے۔

(سید منصور احمد۔ حال مقیم ربوہ)

درخواستہائے دُعا

• خاکسارہ کی بچی انور سلطانہ اہلیہ ملک عبدالحفیظ صاحب چند دنوں سے علیل ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(سردار بیگم اہلیہ ملک سردار احمد صاحب پنشنر نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ)

• خاکسار کی اہلیہ صاحبہ چند روز سے بوجہ علالت طبع میاں محمد ٹرسٹ ہسپتال لائلپور میں زیر علاج ہیں۔ پیٹ میں رسولی کا امکان ہے۔ ہو سکتا ہے اپریشن ہو۔ احباب سے خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد رُو بصحت فرمائے۔ (عزیز الرحمٰن خالد مربی سلسلہ معرفت دفتر حدیقۃ المبشرین ربوہ)

• خاکسار کے دادا محترم میاں محمد صدیق صاحب کو پیٹ میں سوزش کی تکلیف ہے اور بیماری بڑھتی جا رہی ہے جس سے کافی پریشانی ہے۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالوحید طاہر دار الرحمت شرقی ربوہ)

زرعی زمین برائے فروخت

دو مربع زمین ۱۵ ایکڑ فی مربع واقع چک نمبر ۱۰۸ ٹی ڈی اے (چک احمدیاں) تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا۔ پختہ سڑک سے ایک میل کے فاصلے پر زمین آباد ہے۔ پانی نہر بارہ ماہ میسر ہے۔ قیمت فروخت نوے ہزار روپیہ۔

کیپٹن ڈاکٹر محمد جی

۱۰ سول لائنز میو روڈ راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا میں کبھی امن قائم نہیں ہو سکتا جب تک کہ تمدّن کی بُنیاد اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسلیم نہ کی جائے

تمدّنی قوانین صرف اُس ذات کی طرف سے ہونے چاہئیں جس کے نزدیک سب قومیں اور سب افراد یکساں ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النور کی آیت اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہہ کر اسلام نے دُنیا کے سامنے یہ اصل بھی پیش کیا ہے کہ تمدّن کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے نور یعنی اسکے الہام پر ہونی چاہیئے اور تمدّنی قوانین صرف اس ذات کی طرف سے ہونے چاہئیں جس کی نہ کسی سے رشتہ داری ہے اور نہ دوستی۔ عورتوں سے پوچھو تو وہ کہتی ہیں کہ مردوں کے ہاتھ میں چونکہ قانون بنانا ہے اِس لئے وہ جس طرح چاہتے ہیں بنا لیتے ہیں۔ اِسی طرح پہلے زمانہ میں ہندوستانی کہا کرتے تھے کہ ملکی قوانین چونکہ انگریزوں نے اپنی قوم کو فائدہ پہنچانے کے لئے بنائے ہوئے ہیں اِس لئے ہم سول نافرمانی کرتے ہیں۔ غرض کوئی قوم دوسری قوم کے بنائے ہوئے قوانین پر مطمئن نہیں ہو سکتی مگر خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین کے متعلق کوئی شخص نہیں کہہ سکتا کہ اس نے کسی قوم کی رعایت کی ہے۔ خدا تعالیٰ کو اِس سے کوئی غرض نہیں کہ لنکا شائر کا کپڑا فروخت ہو یا نہ ہو اور ہندوستان کی روئی بِکے نہ بِکے اس کے نزدیک سب یکساں ہیں پس صحیح قانون اُسی کی طرف سے جاری ہو سکتا ہے اور اِسی کی طرف اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ میں اشارہ کیا گیا ہے یعنی آسمانوں اور زمینوں کا نور خدا ہی ہے اور سب چیزیں اسی سے طاقت پاتی ہیں وہ جس قانون کو جاری کرتا ہے وہ ایسے سرچشمہ سے نکلتا ہے جو لَا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ کا مصداق ہوتا ہے۔ اس میں نہ مشرقیوں کی رعایت مدِّنظر ہوتی ہے اور نہ مغربیوں کی۔ نہ عورتوں کی رعایت ہوتی ہے نہ مردوں کی۔ نہ کمزوروں کے حقوق کو تلف کیا جاتا ہے نہ طاقتوروں کی رعایت مدِّنظر رکھی جاتی ہے اور حقیقت یہی ہے کہ دُنیا میں کبھی امن قائم نہیں ہو سکتا جب تک کہ تمدّن کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسلیم نہ کی جائے۔ مزدور اور سرمایہ دار کے جھگڑے صرف اِسی لئے پیدا ہوئے کہ دُنیا نے کہا ہم خود تمدّنی قوانین بنائیں گے۔ بلکہ وہ اسلام پر اعتراض کرتے رہے کہ اس نے تمدّنی امور میں کیوں دخل دیا ہے لیکن اب وہ لوگ بھی دھکّے کھا کھا کر وہیں آ رہے ہیں جہاں اسلام لانا چاہتا ہے اور تعلقاتِ مابین خواہ میاں بیوی کے ہوں یا ماں باپ کے۔ بھائی بھائی کے ہوں یا بہن بھائی کے۔ رعایا اور راعی کے ہوں یا مختلف حکومتوں کے۔ سب میں دُنیا اسلام کی طرف آ رہی ہے۔ پس اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ میں اس طرف بھی اشارہ فرمایا گیا ہے کہ تمدّن کی بنیاد الہام پر رکھو ورنہ تمہارے آپس کے جھگڑے اور مناقشات کبھی ختم نہیں ہوں گے اور دُنیا میں کبھی پائیدار امن قائم نہیں ہوگا۔"

(تفسیر کبیر سورۃ النور ص ۳۱۴، ص ۳۱۸)

ایک نومبائع کا نیک نمونہ

ایک جماعت سے مکرم رفیق احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ محترم الطاف حسین صاحب بٹ بی۔ اے جنہوں نے حال ہی میں بیعت کی ہے نے اکنافِ عالم میں اشاعتِ دین کے لئے تحریکِ جدید کے مالی جہاد میں بھی ۵۰/- روپے کا وعدہ پیش کیا ہے۔ جماعت میں داخل ہوتے ہی دُنیا کی دیگر قوموں کو بھی پیغامِ حق پہنچانے کا جذبہ قابلِ قدر ہے جزاہ اللہ تعالیٰ

قارئینِ کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید۔ ربوہ)

دُعائے مغفرت

ہمارے بھائی اور سلسلہ کے نہایت مخلص اور فدائی خادم برادرم محترم صوفی غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان اور ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ محکمہ پولیٹیکل کی اہلیہ مریم بیگم صاحبہ بعمر ۵۲ سال یکم فروری ۱۹۷۵ء کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ کو اللہ تعالیٰ نے رؤیا صادقہ اور نیکی و تقویٰ سے نوازا تھا۔ سلسلہ سے والہانہ محبّت رکھتی تھیں اور ربوہ سے خاص لگاؤ تھا۔ خلیفۂ وقت کی اطاعت کو ازحد ضروری خیال کرتی تھیں اور حتی الوسع ہر سال جلسہ سالانہ میں راستہ کی تکالیف اور سفر کی مشکلات کے باوجود برابر شریک ہوتی رہیں۔ بچّوں کو ساتھ لانا ضروری خیال کرتی تھیں۔ چھوٹی سی عمر میں ہی بچّوں کے دل میں یہ خیال راسخ کر دیا تھا کہ خلیفۂ وقت سے محبّت و عقیدت رکھنا اور مرکز سے رابطہ قائم رکھنا ازحد ضروری ہے۔

وفات سے پہلے یہ تاکیدی خواہش ظاہر کی تھی کہ میرا جنازہ تدفین کے لئے ربوہ لے جانا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ آخری خواہش بھی پوری کر دی اور ان کے والد اور ان کے فرزندان رشید جان صاحب اور نصیر جان صاحب اور ایک عزیز نسیم خان صاحب نے مخالف حالات میں لاری کا بندوبست کر لیا اور سٹرک کی خرابی کے باوجود جنازہ ربوہ لے آئے۔

۳ فروری ۱۹۷۵ء صبح دس بجے محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے مجمع کثیر کے ہمراہ نمازِ جنازہ پڑھائی اور موصیہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ محترم مولانا موصوف اور بعض دیگر بزرگانِ سلسلہ تمام وقت تدفین میں شامل رہے۔ قبر پر دعا بھی مولانا محترم نے ہی کرائی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(محمد اکرم خان غوری۔ ربوہ)

"آج کا اِنسان ناکام ہو چکا ہے"

تعلیم الاسلام کالج یونین کے تحت اُردو مباحثہ

سٹوڈنٹس یونین تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے تحت مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۷۵ء بروز منگل کالج ہال میں ایک اُردو مباحثہ انعقاد پذیر ہوا۔ قرارداد زیرِ بحث تھی۔ اِس ایوان کی رائے میں

آج کا انسان ناکام ہو چکا ہے

اِس تقریب کی صدارت سٹوڈنٹس یونین کے صدر جناب اعجاز احمد خان یوسف زئی نے کی۔ مباحثہ کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا جو حافظ بشارت احمد نے کی۔ قائدِ ایوان عبد الخالق خالد نے قرارداد ایوان کے سامنے پیش کی۔ ازاں بعد قائد حزبِ اختلاف عبد الکریم غالد نے قرارداد کی مخالفت میں اپنے دلائل پیش کئے۔ منصفین کے فرائض محترم مبارک احمد طاہر (منصفِ اعلیٰ)، محترم سفیر الحق راحمہ اور محترم مرزا امیر احمد نے انجام دیئے۔

منصفین کے متفقہ فیصلہ کے مطابق عبد الخالق خالد، توقیر عباس اور شمس الحق طیب علی الترتیب اوّل، دوم اور سوم قرار دئے گئے۔

آخر میں قرار داد ایوان میں پیش کی گئی جس نے کثرتِ رائے سے اسے مسترد کر دیا۔

انعامات محترم پروفیسر مبارک احمد صاحب طاہر نے تقسیم کئے۔ آخر میں صدرِ یونین نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تقریب کے اختتام کا اعلان کیا۔

(خلیل احمد صدیقی اسسٹنٹ سیکرٹری سٹوڈنٹس یونین)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲